[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

ازعدالت عظمی

انیل کمار مترا اور دیگران

بنام

گنیندر ناتھ مترا اور دیگران

28 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

ہندو قانون – مشترکہ خاندانی جائیداد – تقسیم اور علیحدہ ملکیت کا مقدمہ – ابتدائی ڈگری – ابتدائی ڈگری منظور ہونے کے بعد مشترکہ خاندان کی حیثیت منقطع – منعقد کی گئی، ابتدائی ڈگری کے منظور ہونے کے بعد تاریخ سے پہلے موجود مشترکہ خاندان کی حیثیت ختم ہو گئی اور اس وجہ سے، اس کے بعد کوئی قیاس نہیں ہے کہ مشترکہ خاندان کی حیثیت برقرار رہی – تقسیم کے بعد مشترکہ خاندان کے جاری رہنے کا اندازہ اراکین کی طرف سے مشترکہ خاندانی جائیداد کے ساتھ کیے گئے طرز عمل اور سلوک سے لگایا جا سکتا ہے – یہ حقیقت کے طور پر استدعا کی جائے اور ثابت کیا جائے کہ ابتدائی حکم نامے کے بعد منظور کیا گیا تھا کہ دونوں شاخوں کو دوبارہ ملایا گیا تھا اور مشترکہ خاندانی جائیداد میں حصہ ملایا گیا تھا اور فریقین نے اس کردار کو مشترکہ خاندانی جائیداد کے طور پر سمجھا اور لطف اٹھایا – اس معاملے میں ایسا کوئی ثبوت ریکارڈ پر نہیں تھا – لہذا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مشترکہ خاندان جاری رہا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1989: کی دیوانی اپیل نمبر 2007۔

1978 کے ایف اے نمبر 52 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 29.4.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ارون پرکاش چٹرجی، رتنا بھٹاچارجی اور پی کے چکرورتی

جواب دہندگان کے لیے امرندر ناتھ ڈان اور مسز دیپتی چودھری

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کلکتہ عدالت عالیہ کے دو نفری کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 29 اپریل 1988 کو اصل فرمان نمبر 52 / 78 میں دیا گیا تھا۔

اس مقدمہ کی ایک تکراری تاریخ ہے۔نمبر 10–ڈی، پڈاپوکر روڈ، پی ایس بھوانی پور کلکتہ– 20 والی جائیداد چار مراحل پر لامتناہی قانونی چارہ جوئی کا موضوع ہے۔ابتدائی طور پر، جائیداد کو دو بھائیوں ہری داس اور گنیندر نے مساوی حصص میں بانٹا تھا۔ہری داس نے اپنا آدھا حصہ رابندر ناتھ بوس کے حوالے کر دیا،جس نے رہن کو بند کرنے کے لیے دعوی ملکیت نمبر 130 / 1927 دائر کیا تھا اور اس میں ایک ابتدائی فرمان 7 اپریل 1927 کو جاری کیا گیا تھا۔ 9222 روپے کی رقم کا حکم نامہ منظور کیا گیا۔چونکہ رقم ادا نہیں کی گئی تھی اس لیے جائیداد کو فروخت کے لیے لایا گیا اور 16 اگست 1927 کو ایک حتمی حکم نامہ منظور کیا گیا جس میں رابندر ناتھ بوس نے ہری داس کا آدھا حصہ خریدا تھا۔اس سلسلے میں 22 فروری 1928 کو سیل سرٹیفکیٹ دیا گیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گنیندر ایک نابالغ جس کی نمائندگی اس کی ماں سیلا بالا نے کی تھی، نے 1929 کے دعوی ملکیت نمبر 13 دائر کیا جس سے بالآخر سیلا بالا اور رابندر ناتھ بوس نے 17 جولائی 1929 کے سمجھوتہ فرمان کے ذریعے سمجھوتہ کیا جس میں اسے کچھ رقم موصول ہوئی، جس کی تفصیلات مادی نہیں ہیں۔اس کے بعد رابندر ناتھ بوس نے تقسیم کے لیے دعوی ملکیت نمبر 69 / 1928 دائر کیا، جسے 128 / 1929 کے طور پر دوبارہ نمبر دیا گیا،اور ہری داس کے حصے کے لیے اس کے ذریعے خریدے گئے اپنے آدھے حصے پر علیحدہ قبضہ کر لیا۔اس سلسلے میں ایک ابتدائی فرمان 17 دسمبر 1931 کو منظور کیا گیا اور 18 جولائی 1934 کو ایک حتمی فرمان بھی منظور کیا گیا جس میں پلاٹ نمبر اے گنیندر کو مختص کیا گیا،جس کی نمائندگی ان کی والدہ سیلا بالا نے کی اور اس کے علاوہ 5000 روپے کی رقم دی گئی۔اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ 17 دسمبر 1931 کو ابتدائی فرمان کی منظوری کے بعد ہری داس اور اس کے بھائی گنیندر کی مشترکہ خاندانی حیثیت منقطع ہو گئی تھی۔علی پور کے چوتھے فاضل جج عدالت میں اپیل گزاروں کی طرف سے دائر ایک اور دعوی ملکیت نمبر 71 / 1965 سیلا بالا کی جائیدادوں کی تقسیم کے لیے رابندر ناتھ بوس کے ساتھ دائر کیا گیا جس میں دعوی کیا گیا کہ یہ ایک مشترکہ خاندانی جائیداد ہے اور رابندر ناتھ بوس کے ساتھ رہن کی ادائیگی کے لیے غور مشترکہ خاندانی جائیداد سے گزرا تھا۔لہذا، انہوں نے تقسیم کے عنوان دعوی ملکیت 129 / 1929 میں رابندر ناتھ بوس کی طرف سے رکھی گئی تقسیم کی کارروائی میں گنیندر کے آدھے حصے کی تقسیم کا دعوی کیا۔سوال یہ ہے کہ: کیا اپیل گزار اس حصے کی تقسیم کا دعوی کر سکتے ہیں جو گنیندر کے پاس تھا،جس کی نمائندگی اس کی ماں سیلا بالا نے بطور سرپرست کی تھی۔ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ دونوں نے راحت کو مسترد کر دیا۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری ارون پرکاش چٹرجی کا کہنا ہے کہ عدالت عالیہ نے پایا ہے کہ مدعا علیہان نے رہن کے قرض کو ادا کرنے کے لیے ادائیگی کرنے کے بعد جائیداد خریدنے کی اپنی صلاحیت کو ثابت نہیں کیا ہے اور اس لیے، ان کی صلاحیت کے ثبوت کی عدم موجودگی میں قرض ادا کرنے کے لیے، یہ لازمی طور پر قابل جانا چاہیے کہ ادائیگی مشترکہ خاندان سے ہوئی تھی۔یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ مشترکہ خاندان اور مشترکہ خاندان کی حیثیت کے منقطع ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اس لیے نیچے کی عدالت عالیان نے تقسیم کا حکم نامہ منظور نہ کرنے میں قانون کی واضح غلطی کی ہے۔ہمیں تنازعات میں کوئی طاقت نہیں ملتی۔ہم نے فاضل وکیل سے درخواست کی کہ وہ شکایت سے پڑھیں کہ آیا عرضی دعویٰ میں کوئی دعوی کیا گیا ہے،یعنی دعوی ملکیت نمبر 128 / 1929 میں حتمی ڈگری منظور ہونے کے بعد اٹھایا گیا کوئی دعوی یا مسئلہ اور کیا دونوں شاخوں کے ممبروں کا کوئی ملاپ ہے اور کیا گنیندر کے حصے کو ملایا گیا تھا تاکہ اسے مشترکہ خاندانی ملکیت قابل جا سکے۔فاضل وکیل نے ترمیم شدہ شکایت کو ہمارے سامنے پڑھنے کی کوشش کی اور یہ دعوی کرنے کی کوشش کی کہ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ وہ مشترکہ خاندان کے رکن رہے اور اس وجہ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ مشترکہ خاندان کا وجود برقرار ہے۔ہم شری ارون پرکاش چٹرجی کے موقف کی تعریف کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ دعوی ملکیت نمبر

128 / 1929 میں ابتدائی ڈگری منظور ہونے کے بعد، اس تاریخ سے پہلے موجود مشترکہ خاندانی حیثیت ختم ہوگئی اور اس لیے، اس کے بعد کوئی مفروضہ نہیں ہے کہ ہری داس اور گنیندر دونوں مشترکہ خاندان کے رکن رہے۔ یہ سچ ہے کہ فریقین کی کارروائیوں سے کہ پچھلی تقسیم کے بعد بھی وہ مشترکہ خاندان کے رکن بنے رہے۔لیکن یہ اس سلسلے میں خاندان کے افراد کی طرف سے جائیدادوں کے ساتھ کیے جانے والے طرزعمل اور سلوک کے ذریعے ہونا چاہیے۔ اسے ایک حقیقت کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے اور یہ ثابت کیا جانا چاہیے کہ 17 دسمبر 1931 کو ابتدائی فرمان منظور ہونے اور دونوں شاخوں کے دوبارہ متحد ہونے کے بعد اور گنیندر نے اپنی والدہ کے بذریعے مشترکہ خاندانی جائیداد میں حتمی فرمان میں موجود حصے کو ملا دیا تھا، فریقین نے اسے مشترکہ خاندانی ملکیت کے طور پر اس کردار میں لیا اور اس کا لطف اٹھایا۔ بدقسمتی سے ایسی کوئی استدعا یا ثبوت موجود نہیں ہے۔ ان حالات میں، یہ نہیں مانا جا سکتا کہ مشترکہ خاندان موجود ہے جس کی عدم موجودگی میں تقسیم کا سوال ایری نہیں ہے۔ ان حالات میں، ہمیں ٹرائل عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے فرمان میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی جیسا کہ عدالت عالیہ نے تصدیق کی ہے۔

دیوانی اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں

ٹی۔این۔اے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document